فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۵ تبلیغ ۱۳۴۴ ہش | ۲۲ شوال ۱۳۸۴ھ | ۲۵ فروری ۱۹۶۵ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ٹھیک رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۴ فروری۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد آج صبح سات بجے ڈیرہ غازی خاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں سے ملتان۔ منٹگمری اور اوکاڑہ وغیرہ کی جماعتوں میں تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا یہ دورہ قریباً ایک ہفتہ جاری رہے گا۔

—• ربوہ ۲۴ فروری۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع فرماتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب آف کمپالہ (یوگنڈا۔ مشرقی افریقہ) وہاں سے آج کل بغرض علاج انگلستان گئے ہوئے ہیں اور وہاں ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ صحت یاب ہونے کے بعد بخیر و عافیت اپنے اہل و عیال کے پاس واپس مشرقی افریقہ پہنچیں۔

—• ربوہ ۲۴ فروری۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو پچھلے دنوں چوروں کا تعاقب کرتے ہوئے زخمی ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔ زخم رفتہ رفتہ مندمل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-
”فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپیہ کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے“! (افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر خدا کو مقدم رکھو

”۔۔۔۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اَور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔“

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۵ء

ذکر اللہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

الذین امنوا و تطمئن
قلوبھم بذکر اللہ
الا بذکر اللہ تطمئن
القلوب۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ ترتیب بدل کر الفاظ کو دہرایا گیا ہے جس سے ان کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی بات کی تاکید کرنی ہوتی ہے تو اس کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ مثلاً ہم اگر اپنے کسی دوست سے کہیں کہ فلاں کام ضرور کرنا ہے تو الفاظ کو الٹ پلٹ کر کئی بار دہراتے ہیں تاکہ مخاطب کے دل پر گہرا نقش ہو جائے اور وہ اس کو بھول نہ جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے ضروری کام اور باتیں یا پیغام بھی انسان بھول جاتا ہے اس لئے یادداشت کے لئے کئی کئی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں انہیں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ فطری طور پر انسان پیغام کو یا کام کو دہراتا ہے تاکہ مخاطب بھول نہ جائے۔

قرآنِ کریم نے یہ طریقہ کئی بار اختیار کیا ہے جہاں کوئی مضمون ایسا ہوا جس پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے اللہ تعالیٰ اس کو دہراتا ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر الفاظ کو الٹ کر دہرایا ہے اس سے ذکر اللہ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ذکر اللہ پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ وراء الوراء ہستی ہے اور انسان دنیا کے کاروبار میں اکثر اس کو بھول جاتا ہے۔

ذکر اللہ کا یہ مطلب نہیں کہ انسان سارے کام چھوڑ دے اور بس "اللہ اللہ" کرنے بیٹھ جائے۔ اس کو ذکر اللہ نہیں کہتے بلکہ بعض ائمہ نے تو ایسے مفرد نام کے ذکر کو نہایت خطرناک بتایا ہے اس لئے محض "اللہ اللہ" کی رٹ لگانا ذکر اللہ نہیں کہلاتا۔ کیونکہ ذکر اللہ وہی ہے جو دل کے حضور سے کیا جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مفرد نام کا رٹنا اس لئے خطرناک ہے کہ بعض وقت انسان کا خیال اللہ تعالےٰ سے ہٹ کر کسی اور چیز ما سوا اللہ کی طرف بھی راجع ہو جاتا ہے ایسی صورت میں زبان سے تو انسان "اللہ اللہ" کہہ رہا ہوتا ہے مگر اس کے خیال میں مثلاً گھوڑے یا بکری کا تصور رہتا ہے۔ اس لئے مفرد ذکر صحیح نہیں ہے۔ بہترین ذکر وہ ہے جس میں اللہ تعالےٰ کی حمد یا اس کی صفات کا ذکر ہو۔ چنانچہ جو تکبیر عیدین پر پڑھی جاتی ہے اس میں اسی بات کا لحاظ رکھا گیا ہے صرف "اللہ اللہ" نہیں بلکہ

اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد"

اسی طرح سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم بھی بہترین ذکر ہے۔ نماز کے آغاز میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ بھی بہترین ذکر اللہ ہے۔

سبحانک اللھم
وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک۔

اسی طرح قرآنِ کریم میں بھی بہت سے اذکار کی مثالیں موجود ہیں۔

پھر ذکر اللہ کی بہترین صورت دعا ہے قرآنِ کریم میں اور احادیث میں بہت سی پُر اثر دعائیں دی گئی ہیں۔ الغرض ذکر اللہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ محض اللہ تعالےٰ کا نام رٹا جائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ "تو خدا کا نام بے فائدہ مت لے" اس کے یہی معنی ہیں کہ محض خدا تعالےٰ کا مفرد نام رٹنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح سے ہونا چاہیئے جس سے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا ہوتی ہو اور یا اس کی صفات کا ذکر ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس ہمارے دل پر بھی پڑے اور ہم میں بھی وہی صفات نشو و نما پائیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے آپ میں پیدا کرنی چاہئیں۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام خوبیوں کا مجموعہ اور منبع ہے۔ دنیا میں جو زندگی ہم گزارتے ہیں وہ اسی طرح بہترین گزر سکتی ہے کہ ہم میں اللہ تعالےٰ کی صفات کا عکس ہو جتنی برائیاں پیدا ہوتی ہیں وہ انسان کے اس معیار سے ہٹ جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسانی زندگی کا منتہائے مقصود یہی لقاء اللہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اس سے نیچے کے معیار کو اختیار کرتا ہے تو وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات کا منتہائے مقصود نفسِ مطمئنہ کا حصول قرار دیا ہے اور ایک ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ "نفسِ مطمئنہ" ہی انسانی حیات کا حقیقی منتہائے مقصود ہو سکتا ہے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں محو ہو جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نفسِ مطمئنہ کی یہ نشانی ہے کہ کسی خارجی تحریک کے بدوں ہی وہ ایسی صورت پکڑ جاتا ہے کہ خدا کے بدوں رہ نہیں سکتا۔ اور یہی انسانی ہستی کا مدعا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ فارغ انسان شکار، شطرنج، گنجفہ وغیرہ اشغال اپنے لئے پیدا کر لیتے ہیں مگر مطمئنہ جبکہ ناجائز اور عارضی اور بالآخر رنج اور کرب پیدا کرنے والے اشغال سے الگ ہو گیا۔ اب الگ ہو کر منقطع عالم اسے کیوں یاد آوے۔ اس لئے خدا ہی سے محبت ہو جاتی ہے۔ یہ امر بھی دل سے محو نہیں ہونا چاہیئے کہ محبت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ذاتی محبت ہوتی ہے اور ایک محبت اغراض سے وابستہ ہوتی ہے۔ پہلی قسم کہ اس کا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسے کہ فرمایا ما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور اپنے پوشیدہ اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہوا ہے۔ پس جب انسان جھوٹی اور نمائشی اور عارضی اور رنج پر ختم ہونے والی محبتوں سے الگ ہو جاتا ہے پھر وہ خدا ہی کے لئے ہو جاتا ہے اور طبعاً کوئی بُعد نہیں رہتا۔ اور خدا کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔ پس اس آیت یا ایتھا النفس المطمئنۃ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا آواز دینا یہی ہے کہ درمیانی حجاب اُٹھ گیا اور بُعد نہیں رہا۔ یہ متقی کا انتہائی درجہ ہوتا ہے۔ جب وہ اطمینان اور راحت پاتا ہے۔ دوسرے مقام پر قرآن شریف نے اس اطمینان کا نام فلاح اور استقامت بھی رکھا ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم میں اسی استقامت یا اطمینان یا فلاح کی طرف لطیف اشارہ ہے اور خود مستقیم کا لفظ بتلا رہا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صـ)

سرشارِ جامِ بادۂ عرفان کون ہے؟

آئینہ دارِ سنّت و قرآن کون ہے؟
گر ہم نہیں تو خیر مسلمان کون ہے؟
مغرب کے بتکدوں میں ہے کس کی اذاں بلند؟
صحرائے افریقہ میں حدی خوان کون ہے؟
کشتیٔ نوح میں ہے فقط اب سلامتی
تھامے جو بڑھ کے کفر کا طوفان کون ہے؟
سانسوں میں کس کی چشمۂ آبِ حیات ہے؟
مُردوں میں ڈالتا ہے نئی جان کون ہے؟
کس کی نگاہ میں ہیں خزانے علوم کے؟
سرشارِ جامِ بادۂ عرفان کون ہے؟
کیا اہلِ علم و فضل سے رکھتا ہے تو امید؟
تنویر آج تجھ سا بھی نادان کون ہے؟

حضرت مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ اور نئے انکشافات

ایک برطانوی ڈاکٹر کا تازہ ترین مقالہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ کسر صلیب کا ظہور

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

احادیث نبویہ میں آنے والے مسیح موعودؑ کی ایک امتیازی علامت "کسر صلیب" قرار دی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعودؑ کا ظہور ایسے زمانہ میں مقدر تھا جبکہ صلیبی مذہب اپنے عروج پر ہو۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ کے ہاتھوں اس مذہب کے نابود کرنے کا ایک غیر معمولی کارنامہ صادر ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوا جبکہ صلیبی مذہب چار دانگ عالم میں غالبانہ رنگ میں پھیل رہا تھا عیسائی تو اپنے باطل عقائد کی وجہ سے حضرت مسیح کو خدا سمجھتے تھے۔ اس کی صلیبی موت کو ماننے کے باوجود پھر اسے زندہ ہو کر آسمانوں پر جانے والا یقین کرتے تھے۔ اور اس کی جسمانی آمد کے آسمانوں سے منتظر تھے۔ قابل افسوس بات یہ تھی کہ مسلمان جو توحید کے علمبردار اور عظمت نبویؐ کے معتقد تھے ان میں بھی عیسائی پروپیگنڈا سے یہ غلط عقیدہ سرایت کر گیا کہ حضرت مسیح ابن مریم جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ بیٹھے ہیں۔ اور وہی جسمانی طور پر آسمانوں سے اتریں گے۔ مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں کی اس تائید کا نتیجہ یہ تھا کہ پادری شیر ببر کی طرح مسلمان عوام اور علماء پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور وہ ان کے سامنے بھیگی بلی کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ ان حالات میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر نہیں مرے بلکہ وہ اپنی طبعی موت سے فوت ہو کر سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ کتنا عجیب دعویٰ تھا۔ شروع شروع میں پادریوں اور مولویوں نے نہایت حقارت سے اس دعوے کو ٹھکرا دیا اور علماء نے تو اپنی تکفیر کی بنیاد ہی حضرت اقدسؑ کے اس دعویٰ کو قرار دیا۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کے سامنے علماء ازروئے قرآن مجید گنگ تھے۔ اور عیسائی پادریوں کو حضور کے دلائل ازروئے بائیبل کا کوئی جواب نہ سوجھ رہا تھا۔ تاہم وہ اپنی سی کوششیں کرتے رہے۔ آخر کار بہتوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کے آگے سر جھکا دیا۔ تحقیق کے میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل، ناقابل تردید تھے۔ اس لئے عیسائیوں میں بھی یہ سوال شدت سے زیر غور آنے لگا۔ کہ آیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیب پر فی الواقعہ فوت ہو گئے تھے یا بیہوشی کی حالت میں زندہ ہی اتار لئے گئے تھے۔ اور پھر انہوں نے مزید زندگی پائی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے کہ اب آئندہ ایسے اسباب پیدا ہونگے اور ایسے انکشافات ہوتے رہیں گے۔ جن سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حضرت مسیح ناصری صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا کا ارادہ تھا کہ وہ چمکتا ہوا حربہ اور وہ حقیقت نما برہان جو صلیبی اعتقاد کا خاتمہ کرے اس کی نسبت ابتدا سے یہی مقدر تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہو۔ کیونکہ خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ صلیبی مذہب نہ گھٹے گا نہ اس کی ترقی میں فتور آئے گا جب تک کہ مسیح موعودؑ دنیا میں ظاہر نہ ہو۔ اور وہی ہے جو کسر صلیب اس کے ہاتھ پر ہوگی۔ اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۲۶)

اب روز بروز صلیبی واقعہ کی حقیقت کھل رہی ہے چنانچہ لندن سے ۱۱ فروری ۶۵ء کی ایک خبر روزنامہ "ساتھی" پٹنہ بھارت میں شائع ہوئی ہے۔ جسے ذیل میں من وعن درج کیا جاتا ہے۔

"کیا حضرت عیسےٰ صلیب پر ہی انتقال کر گئے اور کیا وہ دوبارہ زندہ ہو گئے؟ ایک اختلافی مسئلہ

لنڈن ۱۱ فروری۔ کیا حضرت عیسےٰ صلیب پر ہی انتقال کر گئے؟ اور کیا پھر وہ دوبارہ زندہ ہو گئے؟ کیونکہ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائیں گے۔

صدیوں سے یہ مسئلہ زیر بحث رہا ہے۔ آخر ۱۹۰۸ء میں امریکن ڈاکٹر سی۔ ری بی کلارک کا ایک مضمون امریکن رسالہ "امریکن ریکارڈ" میں چھپا، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسےٰ بے ہوش ہو گئے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا گیا۔ اس کے ۲۷ سال بعد ایک اور امریکن ڈاکٹر ایس۔ ویئر نے اس تھیوری کی تصدیق کی۔ اور کہا کہ جن لوگوں کو صلیب دیا جاتا تھا۔ عام طور پر ان کی موت کا سبب بیہوشی ہوتی تھی۔

اب ایک برطانوی ڈاکٹر نے جو سینٹ ٹامس ہسپتال لنڈن میں کام کرتا ہے ایک مقالہ چھاپا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اکثر مریض ڈینٹسٹوں کی کرسیوں پر بے ہوش ہو گئے۔ طبی لحاظ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اگر کسی مریض کا سر اوپر کی طرف ہو۔ اگر وہ بیہوش ہو جائے تو اسے اسی حالت میں رہنے دیا جائے تو اس کے دماغ کی طرف دوران خون جاری نہیں رہ سکتا۔ اس سے موت واقع ہو سکتی ہے لیکن اگر اس شخص کو مرنے سے پہلے پہلے چت لٹا دیا جائے تو وہ بچ سکتا ہے۔ مگر صحت یابی کی رفتار سست ہو سکتی ہے۔ لیکن آدھے گھنٹے سے لے کر دو تین دن تک بے ہوش رہ سکتا ہے

اس ڈاکٹر نے اسی نوعیت کے ایک سو مریضوں کا معائنہ کیا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے۔ وہ بے ہوش ہوں گے۔ لیکن جب انہیں صلیب سے اتار کر لٹا دیا ہوگا۔ تو ان میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے ہوں گے۔

ڈاکٹر مذکور نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کی دوپہر کے بعد تین بجے کے قریب موت واقع ہوئی۔ وہ تین گھنٹے تک صلیب پر رہے۔ اس دوران وہ بیہوش ہو گئے۔ مگر رومنوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ انتقال کر گئے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عیسیٰ کی ٹانگیں نہیں توڑیں۔ جن لوگوں کو صلیب دیا جاتا تھا۔ ان کی موت کا یقین حاصل کرنے کے لئے ان کی ٹانگیں توڑ دی جاتی تھیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ رومن سپاہی نے صلیب پر لٹکے ہوئے حضرت عیسےٰ کے پہلو میں چھرا گھونپ دیا۔ اور زخم سے خون اور پانی نکلا۔

ڈاکٹر مذکور نے لکھا کہ خون بے ہوشی کی حالت میں نکل سکتا ہے۔ موت کی حالت میں نہیں۔ چونکہ حضرت عیسےٰ کی موت کی تشخیص ایک سپاہی نے کی (حالانکہ کسی ماہر طب کو کرنی چاہیئے تھی) اس لئے جو غلط فہمی پیدا ہوئی وہ قابل فہم ہے۔ حضرت عیسےٰ کو قبر میں لٹا دیا گیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ ان کی بے ہوشی آہستہ آہستہ ختم ہو گئی ہو لہذا اس دوران میں ان کے زخم مندمل ہو گئے ہوں اور وہ باہر نکل آئے ہوں۔" (روزنامہ ساتھی پٹنہ ۱۲ فروری ۶۵ء)

اس اقتباس سے عیاں ہے کہ پرانے زمانہ کی صلیب پر تین گھنٹے کے اندر اندر موت بالکل غیر یقینی ہے۔ بہر حال یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح صدمہ اور زخموں سے بے ہوش ہو گئے ہوں جنہیں مردہ سمجھ لیا گیا ہو۔ بعد ازاں ادویہ اور مرہم عیسےٰ وغیرہ کے استعمال سے وہ ہوش میں آ گئے۔ اور ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔ بہر حال موجودہ مسیحیت کا یہ بنیادی عقیدہ، کہ مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے دلائل و انکشافات کی روشنی میں روز بروز شکستہ ہو رہا ہے۔ اور ہر نئے دن میں اسلام کی حقانیت نمایاں ہو رہی ہے۔ قرآن مجید کا بیان واضح ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ سوچنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

"میری فطرت میں کسی آرام کے لئے کوئی اور میلان ہی نہیں رکھا گیا اور نہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اور کسی چیز کی حاجت میرے لئے رہنے دی ہے اس لئے میری بڑی دعا اور آرزو یہی ہے کہ میں اس باطل کا استیصال دیکھ لوں جو خدا تعالےٰ کی توحید ایک عاجز انسان کو بٹھایا جاتا ہے اور حق ظاہر ہو جاوے"

(ملفوظات جلد ششم)

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغِ اسلام

چھ افراد کا قبولِ اسلام ○ مختلف ممالک کے معززین کی آمد ○ استقبالیہ اور الوداعی تقاریب ○ لٹریچر کی تقسیم

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ انچارج سوئٹزرلینڈ مشن بتوسط وکالتِ تبشیر ربوہ)

۶۴-۶۳ء مشن کی زندگی کا ایک اہم سال ہے۔ اس سال کے آغاز میں مسجد تکمیل کو پہنچی جس کی وجہ سے مسلمانوں اور اسلام کے ہمدردوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور مخالفین کے دلوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ Prof: Baumgartner H/O Theology Dept: Basel University نے اپنے دل کا غبار ایک لمبا مضمون لکھ کر نکالا جس کا خلاصہ ملک کے متعدد روزناموں میں شائع ہوا۔ اس کے جواب میں ہم نے پریس کو ایک بیان دیا جس میں تحریکِ احمدیت کا پس منظر اور مسجد کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کا ذکر کیا گیا۔ اس کی وجہ سے اخبارات میں نہایت اچھی رپورٹ چھپی۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲۔جون ۶۳ء کو اس کا افتتاح فرمایا جس سے پہلے انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ Dr. Emil Landalt, town president۔ ممبران پارلیمنٹ اور بعض دوسرے معززین نے اس تاریخی تقریب میں حصہ لیا۔ اس کے بعد ایک اجلاس ہوا جس میں یورپین مسلمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی روانگی سے قبل یورپین مشنز کانفرنس کا افتتاح بھی فرمایا۔

نماز باجماعت

مسجد میں نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے۔ چھوٹے پیمانہ پر ایک اجلاس بھی باقاعدہ منعقد کیا جاتا ہے جس جمعہ کو تعطیل ہوتی ہے اس دن مسجد میں اچھی خاصی رونق ہو جاتی ہے ایسٹر کے دنوں والے جمعہ کے دن تو تعداد بہت بڑھ گئی۔ بعض دفعہ عام نمازیں بھی باجماعت ادا کرنے کے لئے آتے رہے۔ وہ احمدی جو عربی اور دینیات کی کلاس میں شامل ہیں وہ نمازِ مغرب مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔

تعلیم و تربیت

ہفتہ وار عربی اور دینیات کلاس جاری کی گئی۔ عربی کلاس میں قاعدہ یسرنا القرآن اور عربی کے اسباق دئیے گئے۔ ایک سکول کے ٹیچر کو الگ طور پر ان اسباق کے لئے وقت دیا جاتا رہا۔ دینیات کلاس میں چالیس جواہر پارے ختم کی گئی اور اس کا امتحان بھی لیا گیا۔ تفسیر قرآن اور حضرت عیسٰیؑ کے متعلق عقائد کا درس شروع کیا گیا۔ ڈاکٹر عز الدین حسن کی مدد سے بچوں کی ایک ماہانہ کلاس کا اجراء بھی کیا گیا جو کہ کامیابی سے چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت کو مشن کے متعلق خطوط۔ سرکلرز۔ فون۔ ذاتی ملاقات اور پارٹیوں میں مل کر دینی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ دوست باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ چندہ ادا کریں۔ بعض ماہوار ادائیگی کرتے ہیں بعض سالانہ چندہ دیتے ہیں۔ اب خدا کے فضل سے چندہ پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے۔

زائرین

سوئٹزرلینڈ کے مختلف حصوں اور دنیا کے دوسرے ممالک سے زائرین کافی تعداد میں آتے رہے۔ آنے والوں کو لٹریچر اور زبانی بات چیت کے ذریعہ معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ بعض دو دو تین تین بار بھی آئے۔ ان سے قریبی تعلق پیدا کرنے کا موقع ملا۔ بعض کافی وقت تک مشن میں ٹھہرے۔

ایسے زائرین میں سے نمایاں ایک انجینئر ڈاکٹر عز الدین حسن ہیں۔ یہ پیدائشی مسلمان اور البانیہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے تعلیم سوئٹزرلینڈ میں حاصل کی اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ یہ باقاعدہ مسجد میں نماز جمعہ کے لئے آتے ہیں اور کوئی ناغہ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ وہ سفر پر ہوں۔ انہوں نے ہمارا لٹریچر پڑھا ہے اور زبانی گفتگو بھی کی ہے۔ ابھی تک کئی ایک باتوں میں ہم سے متفق نہیں ہیں۔ تاہم ہمارے معاونین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ بھی گاہے گاہے نماز جمعہ کے لئے آتی ہیں۔ میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے امامِ وقت کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق کے لئے دعا مانگیں۔

مسجد میں آنے والوں میں مندرجہ ذیل اصحاب بھی قابلِ ذکر ہیں۔ اٹیچی پاکستان قونصل خانہ Montreal اٹیچی قونصل خانہ ترکی۔ یونیورسٹی میں سوشیالوجی کے پروفیسر مصر لبنان اور ٹرکی کے ڈاکٹر صاحبان۔ ٹاؤن کونسل کے ایک ممبر ڈاکٹر ہائیڈن (جب کونسل میں ہماری مسجد کا معاملہ آیا تو انہوں نے ہماری حمایت کی) وزارتِ تجارت ترکی کے انسپکٹر جنرل۔ بغداد یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر الجسیم (Al-Jasim) - اٹارنی جنرل آف عراق (یہ اکثر آتے رہتے ہیں) سوئس قونصل جنرل مقیم ہالینڈ۔ مسٹر مرغانی حمزہ سابق وزیر اعظم سوڈان۔ ترکی کے شہزادہ فواد۔ ٹرکی کے ایک بنک کے یورپین نمائندہ جنہوں نے مسجد کے لئے ۱۲ قالین کا تحفہ بھی عطا کیا۔

گروپ

لوگ پارٹیوں کی شکل میں بھی ہماری مسجد محمود کو دیکھنے کے لئے آتے رہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل زائرین کے گروپ مسجد کی زیارت کے لئے آئے۔ تین پارٹیاں سکول کے طلباء کی انشورنس کی بڑی فرم کے ملازمین کی ایک پارٹی۔ ہسپتال کے ملازمین اور نرسوں اور ان کے عزیز و اقارب کی ۴ پارٹیاں۔ ۲ پارٹیاں چرچ میں زیر تعلیم نوجوانوں کی۔

ان لوگوں کی آمد پر تقاریر کی گئیں۔ لٹریچر دیا گیا۔ ان کے سوالوں کے جوابات دئیے گئے۔ مسجد دکھائی گئی اور ان کی خاطر تواضع بھی کی گئی۔ احمدی دوست بھی ایسے موقعوں پر ہاتھ بٹاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

مندرجہ بالا ۱۵ پارٹیوں کے علاوہ ایک اہم پارٹی ۱۲ر دسمبر کو مسجد میں وارد ہوئی۔ ٹاؤن پریذیڈنٹ Dr. Emil Landolt کا ہمارے ساتھ ہمدردانہ رویہ پارلیمنٹ کے اندر اور باہر ہدفِ اعتراض بنا ہوا تھا۔ اس نے ہمارے افتتاحی اجلاس میں بھی شرکت کی۔ تقریر بھی کی جس کی وجہ سے لوگ اس پر بے جا اعتراض کرتے تھے اس بنا پر وہ اپنے ساتھی ممبران کو لے کر مسجد میں آئے۔ ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ ڈاکٹر نے اس موقعہ پر تقریر بھی کی۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندے اور فوٹوگرافرز بھی موجود تھے جس کی وجہ سے اخبارات میں خوب تشہیر ہوئی۔

استقبالیہ تقاریب

ڈاکٹر فاضل الجمالی نے مسجد میں ایک میٹنگ سے خطاب کیا۔ تقریر کا موضوع "آج کی دنیا میں اسلام" تھا۔ تقریر انگریزی میں تھی جس کا جرمنی میں ترجمہ ڈاکٹر ایم آئی حسن نے کیا۔ چوہدری غلام یٰسین صاحب امریکہ سے پاکستان جاتے ہوئے یہاں سے گزرے۔ ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ اس موقعہ پر چوہدری صاحب موصوف نے "امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ شراب پینے کے خلاف ایک سوسائٹی کے ممبران نے مسجد میں اجلاس کیا۔ اس اجلاس میں خاکسار نے "اسلام اور حرمت شراب" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس میٹنگ میں ایک خاتون نے بعض سلائیڈز بھی دکھائیں۔

مسٹر رفیق چانن اور ان کی اہلیہ جبکہ وہ شادی کے بعد لندن سے زیورچ آئے تو ان کے اعزاز میں ایک پبلک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ مسٹر اینڈ مسز سلام کی رسم شادی مسجد میں ادا کی گئی جس کے بعد ایک دعوت کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس تقریب میں مسز سلام کے عزیز و اقارب جرمنی اور سوئٹزرلینڈ سے شامل ہوئے کئی ایک اور لوگوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ اسی طرح دو اور نکاحوں کا اعلان بھی مسجد میں ہوا۔

ایک الوداعی تقریب Miss Jaqueline Essenwa کے اعزاز میں منعقد کی گئی جبکہ وہ کئی ماہ مشن کے کام میں میری مدد کرنے کے بعد فلسطین روانہ ہوئیں یہ میرے لئے خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی مددگار ثابت ہوئیں اور میرے کام میں انہوں نے کافی ہاتھ بٹایا۔ اس تقریب میں بہت سے نئے مہمان بھی شامل ہوئے۔

مکرم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب زیورچ سے گزرے تو ہماری درخواست پر انہوں نے احمدی احباب سے خطاب کیا۔ اور ذہنوں پر نہ ختم ہونے والا اثر چھوڑا۔

زیورچ یونیورسٹی کے چند دینیات کے طالب علموں نے بحث کے دوران حضرت مسیح موعودؑ کے دعوٰی پر اعتراض کیا۔ اس پر میں نے ان کو چیلنج کیا کہ بائبل کی روشنی میں مجھ سے اس کے متعلق بحث کر لی جائے۔ انہوں نے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی۔ چنانچہ مقررہ وقت پر ان سے بحث ہوئی۔ مگر وہ دو اڑھائی گھنٹہ کی بحث کے بعد پھر آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور دوبارہ نہ آئے۔

پریس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر کا مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا۔ اور ایک اہم فرزند احمدیت کا افتتاح کرنا اور ٹاؤن پریذیڈنٹ کا افتتاحی اجلاس میں موجود ہونا پریس کے حلقوں کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب رہا۔ ۲۰۰ سے بھی زائد اخباروں نے اپنے کالموں کو مسجد کے فوٹوز سے مزین کیا اور خبریں چھاپیں۔ دوران سال تین مرتبہ پریس انٹرویو لئے گئے اور شائع ہوئے۔

مسجد میں پہلی نماز عید کے موقعہ پر بھی کافی پریس کے نمائندے موجود تھے۔ اس موقعہ پر تعداد اتنی زیادہ تھی کہ دم گھٹنے لگتا تھا۔ اس وجہ سے دوسری عید پر پریس کے نمائندے زیادہ تعداد میں نہ پہنچ سکے۔ افتتاح مسجد سے پہلے ریڈیو پر میری ایک تقریر نشر ہوئی۔ ٹیلی ویژن میں بھی مسجد دکھائی گئی۔

بیرونی مصروفیات

انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کلب نے عید کے موقعہ پر وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر میں نے "عید کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ہمارے ایک ہمسائے نے اپنی فرم کی جوبلی کی تقریب منائی۔ تقریب کے آغاز میں مجھے بلا کر تمام مہمانوں سے تعارف کرایا گیا۔ یہ پارٹی کافی دیر تک جاری رہی۔ اس دوران میں مہمانوں نے باری باری مسجد آکر دیکھی۔

ایک آئرش نوجوان تعلیم ختم کرنے کے بعد یہاں کام کر رہے ہیں۔ ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ جس سے وہ کافی متاثر ہوئے۔ وہ کوشش کی کہ بائیبل سوسائٹی والوں سے مباحثہ کیا جائے۔ مگر انہوں نے عذر معذرت کر کے ٹال دیا۔ آخر ایک موقعہ پر امریکہ کی ان کی ایک ممبر مس جین سمتھ کی تقریر پر انہوں نے مجھے بلایا۔ اس نے حشر اجساد "حضرت عیسیٰؑ کا بھی اٹھنا" کے موضوع پر تقریر کی۔ مگر میرے اعتراضات کا جواب نہ دے سکی۔ وہ لوگ اتنے گھبرائے۔ کہ میرے دوست نے مجھے کہا۔ کہ یہ تم کو دوبارہ مدعو نہیں کریں گے۔

ڈاکٹر فاضل الجمالی نے مجھے اور چوہدری غلام یٰسین صاحب کو لنچ پر بلایا۔ اور بحث کا اچھا موقعہ ملا۔ ایک دوست کے ساتھ میں تین دفعہ سفارتخانوں میں گیا۔

تقاریب عید

پہلی عید (عید الاضحی) ایک ہال کرایہ پر لے کر ادا کی گئی۔ دوسری عید (عید الفطر) مسجد میں ادا کی گئی۔ تقریباً ۱۰۰ افراد کے لئے ناشتہ کا انتظام بھی کرنا پڑا۔ کیونکہ احباب نماز فجر سے پہلے ہی پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ حالانکہ نماز ۱۰ بجے ادا کی جانی تھی۔ دونوں منزلوں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ عید الاضحی کے موقعہ پر بھی خوب رونق تھی۔ تجربہ کی وجہ سے پہلے سے بہتر انتظام کیا گیا۔ تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

ڈنر کا انتظام بھی دونوں عیدوں پر کیا گیا۔ جس میں تمام سوئس مسلمان۔ دوسرے معززین اور دوستوں کو بلایا گیا۔ جرمن اور دوسری زبانوں کے لٹریچر کی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس کا انتظام مسٹر رفیق چانن اور ان کی اہلیہ کے سپرد تھا۔ دونوں نے کتب کا تعارف کرانے میں بڑی محنت سے کام لیا۔

عید الفطر کے موقعہ پر فطرانہ بھی جمع کیا گیا۔ اس کے متعلق پہلے ہی رمضان کے دوران ایک سرکلر کے ذریعہ دوستوں کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ایک ترک دوست نے از خود ہی تمام دوستوں سے لوکل فنڈ کے لئے رقم اکٹھی کی۔

اشاعت

۸۰۰۰ کی تعداد میں کتاب "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" چھپوائی گئی۔ اس میں سے ۲۵۰۰ تو جرمن مشن نے ہم سے قیمتاً خرید لی۔ باقی ہم مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ ۲۰۰۰ مسجد کی تصاویر چھپوائی گئیں جو کہ عید پر ہی ختم ہو گئیں۔ چنانچہ ۱۰۰۰ مزید تیار کرائی گئی ہیں۔ اور "حضرت مسیح کشمیر میں" کا ترجمہ جرمن زبان میں تیار کیا گیا۔ مزید کتب چھپوانے کا پروگرام ہے

بیعتیں

۶ غیر مسلم خدا کے فضل سے اسلام سے مشرف ہوئے۔ ایک شامی دوست حسن خیام بھی سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ

آخر میں دوستوں سے استدعا ہے۔ کہ وہ دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک میں صحیح رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق دے۔ اور اپنی رضا سے ہمیں نوازے۔ آمین

امام وقت کی اہمیت

ذیل میں مکرم سراج الدین صاحب آف ہریا مراد والی ضلع گجرات کا ایک خط شائع کیا جا رہا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مودودی صاحب سے اپنی ملاقاتوں کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ اسے بھی شائع کیا جا سکے۔

(ادارہ)

"مجددین کرام مولانا ابوالکلام آزاد کی نظر میں" کے زیر عنوان مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون کا ایک ایمان افروز مضمون الفضل ۴ فروری ۶۵ء میں پڑھا۔ خاکسار نے بھی کسی زمانہ میں مولانا کے انہی خیالات سے بہت کچھ استفادہ کیا تھا۔ کچھ حالات درج ذیل کرتا ہوں۔

۳۶ء کا واقعہ ہے کہ بندہ عین جوانی کی عمر میں ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ دنیا کی بے ثباتی، اپنی بے بسی اور آشناؤں کی بے وفائی نے قادر کریم کی طرف راجع کیا۔ اس بے چارگی کے عالم میں شافی مطلق نے مضطر کی دعا قبول فرمائی اور معجزانہ طور پر شفا دے دی۔ الحمد للہ

اس شفایابی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد وفا باندھا (خدا تعالیٰ کرے ثابت قدم رہوں) دین دارانہ زندگی اختیار کرنے کا ارادہ کر لیا۔

طبیعت مطالعہ پسند تھی۔ اگرچہ سوسائٹی سے متنفر تھا۔ مگر مطالعہ نے کچھ جماعتی زندگی کا احساس پیدا کر دیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد (غالباً یہ وہ زمانہ تھا جب خاکسار پارٹی ختم ہو رہی تھی اور اسلامی جماعت جنم لے رہی تھی) روزنامہ زمیندار میں ایک مضمون پڑھا۔ جس میں مضمون نگار نے مولانا ابوالکلام آزاد کو ان کی مشہور کتاب "تذکرہ" کا ایک حوالہ تحریر کر کے کچھ سوالات کئے تھے۔ حوالہ یہ تھا۔ کہ

"خواہ کوئی شخص کتنا ہی متدین اور متشرع کیوں نہ ہو اگر وہ امام وقت سے بے نیاز رہا اور جماعت حقہ میں شامل نہیں ہوا تو وہ جہنمی ہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو جاہلیت کی موت مرا"

نا معلوم مولانا نے اس سوالات کا کوئی جواب دیا تھا یا کہ نہیں لیکن میرے لئے یہ ایک بجلی کی رو تھی جو رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ طمانیت قلب کے لئے مولانا کو ایک دردبھری چٹھی لکھی اور تذکرہ کی مندرجہ بالا عبارت نقل کر کے نہایت ادب سے استفسار کیا کہ:۔

کیا آپ کے یہی خیالات ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو تحریر فرمائیں:۔

(۱) آپ کس جماعت میں شامل ہیں؟ یا اگر کسی جماعت میں شامل نہیں

(۲) تو پھر بدوں جماعت و امام آپ کس طرح مطمئن ہیں؟

لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا گیا حالانکہ مولانا کو جواب کے لئے اپنے ایڈریس کا لفافہ ساتھ بھیجا گیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ ہندوستان کے ہر خطہ اور ہر طبقہ کے تقریباً ۴۰ نامور علماء کرام کو بھی رہنمائی کے لئے یہی استفسار معہ جوابی لفافہ بھیجا گیا۔ مگر افسوس کہ کہیں سے بھی کوئی جواب نہ آیا۔ نہ تائیدی نہ تردیدی۔ اگرچہ چند حضرات نے صرف میرا لفافہ واپس کرنے کے لئے کچھ جواب دیا بھی۔ مگر وہ بھی اُن کے عجز کا اعتراف تھا یا میری پریشانی کو بڑھانے والا اور لیس۔ مثلاً الیاس برنی صاحب نے لکھا:۔

(۱) "اہم دینی کاموں میں مصروفیت کے باعث جواب نہیں دے سکتے"

(۲) مولانا سلیمان ندوی نے لکھا:۔
"اسلامی جماعت کا مطالعہ کریں یا انہی بنیادوں پر یوپی میں ایک جماعت ابھر رہی ہے اس میں شامل ہو جائیں"

(۳) "قرآن اور سنت رسولؐ موجود ہے امام کی جستجو ہے آپ بھی بغیر ساتھ کام شروع کر دیں۔ آپ کے علاوہ اسی قسم کی آمدہ ۹۱ چٹھیات سے مجھے نبٹنا ہے"

(عبدالمجید قریشی پٹی ضلع لاہور)

علاوہ ازیں مولانا حسین احمد مدنی۔ صدر جمعیۃ العلمائے ہند۔ مفتی کفایت اللہ۔ مولانا مودودی مولانا ثناء اللہ امرتسری کے درجہ کے حضرات سے تسکین چاہی مگر زمینی لوگ آسمانی نعمت کہاں سے لاتے۔ ان حضرات میں سے صرف مولانا مودودی نے جواب دیا مگر وہ مجھے تسلی نہ دے سکا۔ مگر بندہ خود ان کے دارالاسلام متصل پٹھانکوٹ میں جا کر ان سے ملا۔ جناب "فاتح قادیان" امرتسری صاحب کی خدمت میں ۶ دفعہ امرتسر حاضر ہوا۔ مگر افسوس! ع:

"میں کچھ سمجھا وہ کچھ نکلے"

آخرکار ۱۹۵۳ء میں احمدیت کی آغوش میں تسکین پائی۔ الحمد للہ

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت حق اس قدر واضح ہے۔ کہ اگر کوئی تحقیق کو نکلے تو قدم قدم پر "قد تبین الرشد من الغی" کا نظارہ دیکھے گا۔ اور فوراً حق کو پہچان لے گا۔ خاکسار نے خود دوران تحقیق اور بعد بھی بیسیوں علماء کرام کہلانے والے احباب دیکھے ہیں ※ کہ علم و فضل کی شہرت زبان زد عوام ہے مگر ایک عام احمدی کے سامنے بھی زبان بند اور قلم شکستہ۔ البتہ دستار فضیلت خطرہ میں ہو تو سنجیدگی کو چھوڑ چھاڑ استہزاء، اشتعال انگیزی۔ یا کج بحثی ایسے اچھے ہتھیاروں سے عزت بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

فاعتبروا...........

(خاکسار۔ سراج دین ہریا مراد والی
ضلع گجرات)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس لاہور

ٹنڈر نوٹس

لائسنس یافتہ وائرنگ ٹھیکیداران سے مقررہ فارموں پر ہر کام کے ساتھ نمایاں طور پر میٹریل کے نمونہ کا ذکر ہو سربمہر علیحدہ علیحدہ ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) موجودہ وائرنگ پوائنٹس کی ڈسمینٹلنگ اور لاہور۔ مغلپورہ کے علاقہ میں واقعہ رہائشی عمارتوں میں اس کی ری وائرنگ۔

گروپ	لائٹ پوائنٹس	فین پوائنٹس	پلگ پوائنٹس	کل پوائنٹس
اے	۴۱	۹	۹	۵۹
بی	۴۸	۱۵	۱۲	۷۵
سی	۴۱	۹	۹	۵۹

(ii) کام کے لئے مندرجہ ذیل میٹریل کی سپلائی:-

میٹریل کی نوعیت	گروپ اے	گروپ بی	گروپ سی
(۱) کیسنگ اینڈ کیپنگ ٹی ڈبلیو ۱" × ۱⅝" ڈی جی	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰
(۲) وی آئی آر کیبل ۳/۰.۰۲۹ سی ایم اے سنگل کور ریٹڈ بریڈڈ انسولیٹڈ ۲۵۰/۴۴۰ گریڈ	۷۰۰۰ گز	۷۰۰۰ گز	۶۰۰۰ گز
(۳) سروس پولز ۱۸' × ۲" جی-آئی	۴۵ عدد	۴۵ عدد	۴۰ عدد
(۴) ٹمبلر سوچ ۵ ایمپس ۲۵۰ V	۲۴ درجن	۲۳ درجن	۲۳ درجن
(۵) راؤنڈ بلاک ٹی ڈبلیو ۳½" × ۱⅝"	۵۴ درجن	۵۴ درجن	۵۴ درجن
(۶) ٹی ڈبلیو ٹیپرڈ پلگز ۲½" × ⅜" × ۱⅝"	۵۰۰ گرس	۵۰ گرس	۵۰ گرس
(۷) پینڈنٹ ہولڈرز ۵ ایمپ ۲۵۰/V	۱۵ درجن	۱۴ درجن	۱۴ درجن
(۸) بٹن " " "	۱۲ "	۱۱ "	۱۱ "
(۹) سیلنگ روزز " "	۲۸ "	۲۸ "	۲۹ "
(۱۰) جدید ترین ڈیزائن کے آؤٹ ڈور بریکٹ جو گلوب اور ہولڈرز وائر ٹائٹ کے ساتھ مکمل ہوں۔	۶۷ عدد	۶۷ عدد	۶۶ عدد
(۱۱) اے سی سیٹرز ۲۰۵ ایمپس ۲۵۰/V سیمنز	۶۶ عدد	۶۶ عدد	۶۶ عدد
(۱۲) آئرن/کلیڈ سوچ ڈی پی آئی ۱۵ ایمپس ۲۵۰/V	۶۷ عدد	۶۷ عدد	۶۶ عدد
(۱۳) ۳ پن پلگ ۵ ایمپس ۲۵۰ وولٹس کے ساکٹس کے ساتھ	۶۷ "	۶۷ "	۶۶ "
(۱۴) ٹی ڈبلیو/بورڈ ۱۲" × ۱۵"	۶۷ "	۶۷ "	۶۶ "
(۱۵) ۱۰" قطر والے ای آئی شیڈز	۲۶۸ "	۲۶۶ "	۲۶۴ "
(۱۶) فلیکس وائر سلک بریڈڈ ٹون کور ۱۴/۰.۰۰۷۶"	۲۲۳ گز	۲۲۲ گز	۲۲۲ گز
(۱۷) اے سی سیلنگ پنکھے ۵۶" سویپ بلیڈز ڈاؤن راڈز اور ریگولیٹر وغیرہ کے ساتھ مکمل۔ کینوپیز ۲۳۰/V (نیشنل)	۴ عدد	۳ عدد	۳ عدد
(۱۸) سکریو ایم ایس سی ایس ہیڈ ¾" نمبر ۶	۴۰ گرس	۴۰ گرس	۴۰ گرس
(۱۹) " " " " ۲" نمبر ۱۰	۵ "	۵ "	۵ "
(۲۰) " " " " ۳" نمبر ۱۲	۴ "	۴ "	۴ "
(۲۱) کلیٹ پراسلین راؤنڈ ٹائپ	۱۴ "	۱۳ "	۱۳ "
(۲۲) ۳ پن پلگ ساکٹ اور سوچ کنیلڈ کے ساتھ ۱۵ ایمپس ۲۵۰/V	۸ عدد	۸ عدد	۸ عدد

(۲) ٹنڈر فارم -/۵ روپے فی فارم کی ادائیگی پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ الیکٹریکل پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے کام کے دنوں میں ۳/۲ ۱۹۶۵ کو ایک بجے بعد دوپہر سے قبل تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) ٹھیکیداران کو ہر گروپ کے لئے -/۳۰۰ روپے کی ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگی اور ان سے کچی رسید حاصل کر کے ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور سے پکی رسید کے ساتھ تبدیل کرالیں۔ ٹنڈر کے ساتھ پکی رسید آنا لازمی ہے۔ جو ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر میں ٹنڈر بکس میں ۶۵/۳/۳ کو بارہ بجے دوپہر تک ڈال دیئے جائیں۔ بنک ڈرافٹس، چیکس یا کسی دوسری شکل میں سیکیورٹی پے منٹ کسی صورت میں بھی قابل قبول نہ ہوگی۔ یہ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں ۳ مارچ ۱۹۶۵ء کو ساڑھے بارہ بجے دن کھولے جائیں گے۔ ہر کام ایک ماہ کے اندر مکمل کرنا ہوگا۔

(۴) تفصیلی ہدایات، سپیسیفکیشنز، شرائط و ضوابط، شیڈول اور پلانز وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی کام کے روز دیکھے جا سکتے ہیں۔ جن کی نقل -/۷ روپے کی ادائیگی پر (اگر بذریعہ رجسٹری منگوانا مقصود ہو تو (۲ روپے مزید) حاصل کی جا سکتی ہے۔

(۵) ٹھیکیدار کے ٹنڈر دینے سے مراد ہوگا کہ اس نے شرائط و ضوابط سپیسیفکیشنز اور ڈرائینگز وغیرہ جو اس میں درج ہیں۔ اچھی طرح پڑھ کر انہیں سمجھ لیا ہے اور موقع کا معائنہ کر لیا ہے۔ اور وہ ان کا پابند ہوگا۔

(۶) ریلوے انتظامیہ کے پاس ٹنڈر یا اس کے حصہ کو منظور یا مسترد کرنے کے حقوق محفوظ ہیں۔ اور کوئی وجہ بتلائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈر کو مسترد کرنے کے حقوق محفوظ ہیں۔

(۷) تسلیم شدہ نمونہ جات، جدید ترین ٹائپ اور ڈیزائن جو سپیسیفکیشنز کے تحت ہیں۔ ٹنڈر کے ہمراہ آنا لازمی ہیں۔ نمونہ جات کے بغیر آنیوالے ٹنڈر قابل غور نہ ہوں گے۔

برائے:- **ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ**

پاکستان ویسٹرن ریلوے - لاہور

ایک اہم فوٹو کی تلاش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۸ء میں مسلسل ایک ماہ تک قرآن مجید کا ایک ایمان افروز درس ارشاد فرمایا تھا جو سورہ یونس تا سورہ کہف کے حصہ پر مشتمل تھا۔ اس درس کے سننے اور نوٹ لینے والوں میں سلسلہ کے جلیل القدر علماء اور دوسرے مقامی کارکنوں کے علاوہ بیرون جات کے متعدد مخلص احباب۔ (گریجویٹ، وکلاء کالج کے طلبہ۔ حکومت کے معزز عہدیدار اور رؤساء وغیرہ) بھی شامل تھے۔ ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء کو یعنی درس کے اختتام سے ایک روز قبل اس مبارک اجتماع کا فوٹو لیا گیا۔ جس میں حضور انور بھی رونق افروز تھے۔

اس اہم فوٹو کا ذکر الفضل کی دو اشاعتوں (۱۱ ستمبر و ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء) میں ملتا ہے اور کئی حضرات نے قیام پاکستان کے بعد بھی اسے دیکھا ہے۔ مگر تلاش کے باوجود وہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اب جبکہ "تاریخ احمدیت" کی چھٹی جلد زیر ترتیب ہے اس فوٹو کی فوری ضرورت ہے اگر کسی بزرگ کے پاس یہ قیمتی تصویر موجود ہو تو میں نہایت درجہ ممنون ہونگا اگر وہ اسے راقم الحروف کو عاریۃً مرحمت فرما دیں گے۔ بلاک بنوانے کے بعد انشاء اللہ اسے ان کی خدمت میں جلد ارسال کر دیا جائیگا۔

(دوست محمد شاہد۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں۔ اور ایک ماہ سے سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالرشید ظفر کارکن دفتر جائیداد ربوہ)

- میرے نانا جان محترم چوہدری نور احمد خاں صاحب اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(کرامت احمد خاں ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

- میری بڑی ہمشیرہ امۃ الکریم صاحبہ زوجہ نائب صوبیدار راجہ محمد مرزا خاں صاحب جہلم کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

اسی طرح میری والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں۔

(ملک لطیف احمد اکاؤنٹنٹ لنگر خانہ۔ ربوہ)

- خاکسار کا لڑکا منور احمد کافی عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ آج کل بیماری کا شدید حملہ ہے۔ اور کمزوری زیادہ ہے۔

(مبارک احمد۔ بھٹی جیپ سٹور غلہ منڈی ربوہ)

- خاکسار کا پوتا عزیز محمد طالب یحییٰ کچھ دنوں سے بعارضہ اسہال بیمار ہے اور کمزوری بہت ہے۔

(محمد رمضان کارکن تبشیر تحریک جدید ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سائیگون ۲۳ فروری — امریکہ کی مداخلت کے نتیجہ میں جنوبی ویٹنام میں جنرل کھان کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور وہ ابھی بھی فوج کی حراست میں ہیں۔ اور انہیں ملک سے باہر بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ہنوئی پہنچنے والی خبروں کے مطابق امریکی سفیر جنرل ٹیلر نے اپنی حکومت کے اشارہ پر جنرل کھان کے اقتدار کو ختم کرایا ہے کیونکہ ان کی سخت پالیسیاں امریکی حکومت کے لئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھیں۔

ان خبروں میں بتایا گیا ہے کہ کرنل فیم کھاؤ نے بغاوت کا آغاز بھی امریکہ کے اشارہ پر کیا تھا لیکن مواصلات کے نظام میں گڑبڑ کی وجہ سے دوسرے فوجی افسروں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے میں ناکام رہے اور سرکاری فوج نے ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ بغاوت کے خاتمہ پر تقریباً تمام بڑے بڑے فوجی افسر سائیگون میں جمع ہو گئے اور انہیں صحیح صورت حال کا علم ہو گیا۔ اور ان میں سے جو متذبذب تھے انہیں امریکی سفارت خانے نے ہموار کر لیا۔ اس کے بعد ۳۰ اعلیٰ فوجی افسروں پر مشتمل فوجی کونسل کا اجلاس ہوا جس نے جنرل کھان کو برطرف کر دیا۔ اور ان کی جگہ عارضی طور پر جنرل ژان وان من کو کمانڈر انچیف مقرر کر دیا گیا اس فیصلہ پر پہنچنے کے لئے کونسل کا اجلاس کئی گھنٹے تک جاری رہا۔

ڈھاکہ ۲۳ فروری — مرکزی وزیر مواصلات خان اے صبور نے پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ صدر مملکت محمد ایوب خان کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں تاکہ انہوں نے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے جو عظیم پروگرام شروع کئے ہوئے ہیں وہ یکسوئی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں وزیر مواصلات گزشتہ روز ڈھاکہ سے ۲۵ میل دور دھمرائی کے مقام پر انتخابی ادارے کے نو منتخب ارکان کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔

راولپنڈی ۲۳ فروری — مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر عبدالوحید خان نے آج یہاں کہا کہ ملکی پریس کو پاکستان کی تعمیر و ترقی میں انتہائی اہم حصہ ادا کرنا ہے اس غرض کے لئے پریس کو ملک کی تمام قوتوں کا رخ تعمیری مقاصد کی طرف موڑنا چاہیئے اور ساتھ ہی ساتھ عوام میں یہ جذبہ بھی پیدا کرنا چاہیئے کہ عوام اپنے تعمیری کارناموں پر بجا طور پر فخر کریں۔

نیویارک ۲۳ فروری — امریکہ کے ممتاز مسلمان نیگرو رہنما مسٹر میلکم ایکس کو کل گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ان پر ایک جلسہ عام پر گولی چلائی گئی۔ تین گولیاں مسٹر میلکم کے سر میں لگیں اور وہ گر گئے انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا مگر وہ زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے ان کی عمر ۳۹ سال تھی۔

پولیس کے بیان کے مطابق مسٹر میلکم نیویارک میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے کہ کسی نے ان پر گولی چلا دی یہ جلسہ نیگرو باشندوں کو امریکہ کے سفید فام باشندوں کے مساوی شہری حقوق کے مطالبہ کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

سکھر ۲۳ فروری — صدر محمد ایوب خان خیرپور ڈویژن کے چار دن کے دورہ پر کل سکھر پہنچ گئے وہ جمعرات کو راولپنڈی واپس چلے جائیں گے۔

دی آنا ۲۳ فروری — روس کے صدر مسٹر میکویان جون میں آسٹریا کا دورہ کریں گے، واضح رہے کہ آسٹریا کے صدر نے ۱۹۵۹ء میں روس کا دورہ کیا تھا اس وقت روس کے صدر کو آسٹریا آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ مسٹر میکویان اسی دعوت پر آسٹریا آ رہے ہیں جس کی گزشتہ دنوں تجدید کی گئی تھی۔

انقرہ ۲۳ فروری — ترکی کے صدر جنرل جمال گرسل نے کل یہاں ملک کی نئی کابینہ سے ملاقات کی یہ نئی کابینہ مسٹر ارگپلو نے بنائی ہے جو سینیٹ کے رکن ہیں۔ مسٹر ارگپلو نے اپنی مخلوط کابینہ کے ارکان کا صدر سے تعارف کرایا واضح رہے کہ ترکی میں عصمت انونو کی حکومت کو شکست ہو گئی تھی۔ اور اب تمام مخالف پارٹیوں نے مل کر نئی کابینہ بنائی ہے۔

عدن ۲۳ فروری — کل یہاں حریت پسندوں نے بم پھینک کر ایک برطانوی افسر کو زخمی کر دیا یہ بم ایک کار میں پھینکا گیا تھا۔ اس سے قبل دو عرب ایک دھماکہ سے ہلاک ہو گئے۔ باور کیا جاتا ہے کہ ان دونوں کے پاس کوئی دھماکہ سے پھٹنے والا مادہ تھا جو اچانک پھٹا اور ان کی موت کا سبب بن گیا۔

کراچی ۲۳ فروری — تپ دق کے علاج کی ایک موثر دوا آئی این ایچ جو اب تک درآمد ہوتی تھی اب پاکستان میں تیار ہوا کرے گی۔ اس کام کا بیڑہ ایک پاکستانی اور ایک برطانوی فرم نے مل کر اٹھایا

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیزپی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلہ میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	ڈرائنگ سپیسیفیکیشن (اگر درکار ہو) بذریعہ درخواست بقیمت مندرجہ ذیل دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈکوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۔	پی۲/۱۱۲۱/۶۴-۳-۶۴ ½ زنک شیٹ کے ۲۰ گیلن کی گنجائش والے کولڈ اسٹوریج ٹینک = ۳۹ عدد	۱۰/- روپے	۶/- روپے	۲۳/۲/۶۵ تا ۲۰/۳/۶۵	۲۲/۳/۶۵ ۸ بجے صبح	۲۲/۳/۶۵ ۹ بجے صبح
۲۔	پی ۲/۲۱/۳-۳-۶۵ (i) ٹرانسفارمر سٹیپ ڈاؤن ۲۰۰ کے وی اے وغیرہ ۳ عدد (ii) ایچ ٹی سوئچ گیئر ۴ پینل ایک سوئچ بورڈ (iii) ایل ٹی سوئچ بورڈ دس پینل ایک سوئچ بورڈ	۱۰/- ؍؍	×	؍؍	؍؍	؍؍
۳۔	پی ۷/۲۲۴/۵-۶۴ پائپ سی آئی ڈبل فلینگڈ ۱۰ بور ۱۵ فٹ لمبے ۲۴۲ عدد	۱۰/- ؍؍	×	۲۴/۲/۶۵ تا ۲۲/۳/۶۵	۲۴/۳/۶۵ ۸ بجے صبح	۲۴/۳/۶۵ ۹ بجے صبح

۲ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ایام جمعہ کے سوا تمام کام کے دنوں میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔
پیش کشیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔
ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے
کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار ریا رقم دستخط کنندہ ذیل کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید۔ جے ار۔ ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز۔

اعلان برائے توجہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

اپنی اپنی مجالس میں مراکز نماز قائم کر کے مرکز کو اپنی کارگزاری سے جلد مطلع کریں

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مہتمم صاحب تربیت مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تمام قائدین مجالس کے نام دسمبر کے شروع میں ایک سرکلر بھجوایا گیا تھا جس میں درخواست کی گئی تھی کہ اطلاع دیں کہ ان کے ہاں کتنے مراکز نماز قائم ہیں آیا وہ کافی ہیں یا نہیں نیز جہاں پر ممکن ہو وہاں مراکز نماز قائم کر کے مرکز کو اطلاع دیں کہ کتنے نئے مراکز نماز قائم کر کے وہاں پر نماز باجماعت کا بندوبست کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ۶۳۵ مجالس میں سے صرف مندرجہ ذیل نو مجالس نے ان کی اس درخواست کی طرف توجہ دی اور جواب دینے کی زحمت گوارا کی۔ وہ ۹ مجالس یہ ہیں۔

گنج مغل پورہ کراچی۔ چک ۱۲۳ ضلع رحیم یار خان۔ گرمولہ درکاں، لائل پور، حیدرآباد گھٹیالیاں خورد وغیرہ

یہ صورت حال بہت تکلیف دہ ہے۔ اوّل تو جب ایک احمدی دوسرے احمدی بھائی کو خط لکھے تو اخلاقاً اس کا جواب دینا ضروری ہے اور جب یہ خط کسی ذاتی غرض سے نہ ہو بلکہ ایک نہایت اہم دینی ضرورت سے ہو اور ایک مرکزی عہدیدار کی طرف سے ہو تو اس کا جواب نہ دینا مجرمانہ غفلت ہے اس لئے میں ان تمام قائدین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سرکلر کا جواب دیں اور مطلوبہ کوائف پندرہ دن کے اندر اندر مہیا کریں اور استغفار بھی کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس خطا کو معاف فرمائے۔ میرے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے کہ مرکز کی طرف سے کوئی قابل جواب خط جائے اور اس کا جواب نہ دیا جائے اور ایسا شخص ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی جماعتی ذمہ داری اس کے سپرد کی جائے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ اس قسم کی غفلت پر بڑی سختی سے بازپرس کی جائے گی۔ اس سرکلر کے ضمن میں میں اپنے بھائیوں سے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نماز باجماعت فرض ہے اور روحانی برکات کے علاوہ یہ جماعتی اتحاد و تعاون کی مضبوطی اور باہمی ہمدردی اور بھائی چارہ پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ مگر ہماری شہری جماعتوں میں چونکہ احباب جماعت دور دور رہتے ہیں اس لئے ایک خاصہ طبقہ ایسا ہے کہ جو نماز باجماعت نہیں ادا کرتا یہ ایک بہت بڑا نقص ہے جس کو دور کرنے کے لئے ساری جماعت کو اجتماعی کوشش کرنی چاہیئے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مختلف مقامات پر یہ کوشش ہو رہی ہے کہ جہاں بھی دو تین احمدی ہوں وہ ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کر کے نماز باجماعت ادا کریں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو یہ طریق بھی تھا کہ جب حضور نماز کے لئے تشریف نہ لے جا سکتے تو اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ ہی نماز باجماعت ادا فرماتے تھے جس سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

میں سب قائدین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلد از جلد مہتمم صاحب تربیت کے مطلوبہ کوائف بھجوائیں اور نماز باجماعت کی پرزور تحریک کریں تاکہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو باجماعت نماز ادا نہ کرتا ہو۔

والسلام

(مرزا رفیع احمد)

برائے توجہ احباب جماعت ہائے احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کی اشاعت کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکا ہے لہذا احباب جماعت ہائے احمدیہ اس کو مدنظر رکھ کر اس پر پوری طرح عمل درآمد فرمائیں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعوتِ ولیمہ

ربوہ ۲۴ فروری ——— کل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۵ء کو ½۱ بجے بعد دوپہر محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی تقریب شادی کے سلسلہ میں جو مورخہ ۲۱ فروری کو صاحبزادی سیدہ امۃ الحسیب بیگم صاحبہ سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ عمل میں آئی تھی۔ بحمداللہ نہایت وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

اس مبارک تقریب میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، نگران بورڈ کے بعض ممبران، جماعت ہائے احمدیہ کے متعدد امراء صاحبان اضلاع، صدر انجمن احمدیہ اور انجمن احمدیہ تحریک جدید کے جملہ ناظر و وکلاء صاحبان، نائب ناظران، نائب وکلاء دیگر افسران صیغہ جات اور ہر دو مرکزی انجمنوں کے دفاتر اور ماتحت صیغہ جات کے کارکنان جن میں محررین اور مددگار کارکنان کی ایک بڑی تعداد شامل تھی تعلیم الاسلام کالج، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران سٹاف، لوکل انجمن احمدیہ ربوہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ مرکزیہ ہرسہ تنظیموں کی مجالس عاملہ کے اراکین اوران کے عملۂ دفاتر کے ارکان، نیز ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے ممبران اور ربوہ کے دیگر شہریوں میں سے ہر طبقہ کے منتخب احباب نے شرکت فرمائی۔

علاوہ ازیں ضلع جھنگ کے حکام اور افسران اعلےٰ (جن میں محترم ڈپٹی کمشنر صاحب، سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس، ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب چنیوٹ اور تحصیلدار صاحب چنیوٹ بھی شامل تھے) نیز علاقے کے متعدد رؤسا صاحبان نے خاص دعوت پر ربوہ تشریف لا کر اس میں شمولیت فرمائی۔

دعوتِ طعام کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحابِ کبار میں شمولیت کا خصوصی شرف حاصل ہے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی اس تقریبِ سعید کو دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اسلام واحمدیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حق میں اس کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ساتواں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

کل ۲۵ فروری سے شروع ہو رہا ہے

ربوہ۔ (۲۴ فروری ۱۹۶۵ء) تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ساتواں کُل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کل مورخہ ۲۵ فروری بروز جمعرات کالج گراؤنڈ میں شروع ہو رہا ہے اس سلسلہ میں جملہ انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے ٹیموں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ آج شام سات بجے میچوں کے DRAWS ڈالے جائیں گے

کل صبح نو بجے افتتاحی تقریب کا انعقاد ہوگا۔ کھلاڑیوں کی مارچ پاسٹ کے بعد حسب روایات گزشتہ سال کی چمپئن ٹیم ویسٹ پاکستان پولیس کے کپتان والس بدرالدین ٹورنامنٹ کا افتتاح کریں گے۔ یہ ٹورنامنٹ تین دن تک جاری رہے گا۔ روزانہ میچ صبح نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر تک۔ ۲ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے بعد دوپہر تک اور ۷ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ہوا کریں گے۔

اس ٹورنامنٹ میں ملک کی نامور ٹیموں، پاکستان ریلویز، پاکستان ایئر فورس، ویسٹ پاکستان پولیس، پرواز کلب لاہور، بمبینو سپورٹس کراچی، اور سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی متعدد ٹیموں کے علاوہ ملک کے متعدد کالجوں اور یونیورسٹیوں کی ٹیمیں شریک ہو رہی ہیں یہ ٹورنامنٹ تین سیکشنوں (کلب۔ سکول اور کالج) پر مشتمل ہوگا اور لیگ سسٹم پر کھیلا جائے گا۔

پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اور سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے عہدیداران نیز پاکستان اور سنٹرل زون کی مجالس منتظمہ کے اراکین اس موقعہ پر ربوہ میں موجود ہوں گے۔ اس ٹورنامنٹ کے موقعہ پر ریفریز کا امتحان بھی منعقد ہوگا۔

سیکرٹری آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴